السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ذوالفقار بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ ایک لڑکے نے کسی کسی لڑکی سے ناجائز تعلقات استوار کیئے جس کے تیجہ میں ناجائز حمل قرار پاگیا ان کے والدین کو اس حرکت کا علم تھا اب حمل کو ضائع کر کے لڑکے اور لڑکی کے اصرار پر ان کا نکاح کر دیا گیا ہے تا کہ عدالت کی گرفت میں آسکیں واضح رہے کہ نکاح دونوں کے والدین کی اجازت اور رضامندی سے ہوا ہے کیا ایسا نکاح شرعاً جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں جہاں والدین کے حقوق بیان کیےگئے ہیں وہاں ان کے فرائض وواجبات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے انہیں اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم وتربیت کا بندوبست کریں اپنا گھریلو ماحول صاف وستھرا اور پاکیزہ رکھیں معاشرتی برائیوں کے سلسلہ میں اپنی اولاد کی کڑی نگرانی کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے "دیوث" پر لعنت فرمائی ہے اور اس پر جنت حرام ہونے وعید سنائی ہے جو اپنے گھر میں برائی دیکھ کر اسے ٹھنڈے پیٹ برداشت کر لیتا ہے لڑکیوں کے متعلق تو خاص ہدایت ہے کہ جونہی مناسب رشتہ ملے ان کا نکاح کرنے میں دیر نہ کی جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ وصیت فرمائی تھی کہ تین کاموں میں دیر نہ کرنا ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب لڑکی کےلیے مناسب رشتہ مل جائے تو اس کا نکاح کرنے میں لیت ولعل سے کام نہیں لینا چاہیے حدیث میں یہ بھی ہے کہ اخلاقی اور دینی طور پر مناسب رشتہ ملنے کے باوجود اگر کوئی "بلند معیار" کی تلاش میں دیر کرتا ہے تو وہاں ضرور فتنہ فساد رونما ہو گا صورت مسؤلہ میں ہم اس حقیقت کا نمایاں طور پر مشاہدہ کرتے ہیں کہ والدین کو اولاد کی اس حرکت شنیعہ کا علم تھا اس کے باوجود خاموش تماشائی کی حیثیت اختیار کیے ہوئے ہیں آخر اس بدکاری پر نوبت یکبار نہیں پہنچ جاتی بلکہ اس سے پہلے کچھ مقدمات اور ابتدائی محرکات ہوتے ہیں بدکاری کے راستہ کی طرف لے جاتے ہیں اس مقام پر ہمارا سوال یہ ہے کہ بدکاری کے مقدمات محرکات اور اسباب کے سدباب کےلیے والدین نے کیا کردار سرانجام دیا ہے قرآن پاک نے نہ صرف زنا سے روکا ہے بلکہ اس کے ابتدائی محرکات کا بھی راستہ بند کیا ہے اور ان تمام شرمناک افعال سے منع کیا ہے جو بدکاری کا سبب بن سکتے ہیں ان ابتدائی گزارشات کے بعد ہم صورت مسؤلہ کا جائزہ لیتے ہیں کہ صفائی کے بعد والدین کی رضامندی سے نکاح ہوا ہے وہ شرعاً درست اور جائز ہے اب انہیں چاہیے کہ اللہ کے حضور نہایت عاجزی اور ندامت کے جذبات سے توبہ کریں اور آیندہ اس قسم کی نازیبا حرکات سے اجتناب کرنے کا عزم کریں وگرنہ قرآن مجید کی رو سے یہ بھی صحیح ہے بدکار مرد نا ہنجار عورت سے ہی نکاح کرتا ہے ۔(24/النور:3)

پھر اس سلسلہ میں جن مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا پڑے گا وہ بہت سنگین ہیں اس لیے بہتر ہے کہ توبہ کر کے اپنی آیندہ زندگی کو پاکیزہ کریں اور خوش اسلوبی سے بقیہ ایام حزارنے کا عزم رکھیں توبہ کرنے سے سابقہ گناہ نہ صرف معاف ہو جاتے ہیں بلکہ اگر اخلاص ہو تو یہ پہلے گناہ نیکیوں میں بدل جاتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں اس کی وضاحت موجود ہے (25/الفرقان :70)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:338